اصل بیاض مرے دل مرے مسافر اور مطبوعہ شعری مجموعے کے متون کا تقابلی مطالعہ

ڈاکٹر راشد حمید

This article depicts the Subjects of comparative studies of the hand written book (Biaz) of Faiz Ahmed Faiz's poetry " Meray Dil Meray Musaafir" and same book of poetry included in the collection of poetry of Faiz named " Nuskha Haa-i-Wafa". This article shows that up till the publishing of hand-written book of Faiz Ahmed Faiz more than seventy (70) changes in the subject have been made. Therefore recently published book "Kalaam-i-Faiz Ba-Khatt-i-Faiz, Amaanat: Iftikhar Arif" has achieved the status of an important document in Faiz Study because of above mentioned more than seventy (70) changes.

مرے دل مرے مسافر، عہد ساز شاعر فیض احمد فیض کی زندگی میں چھپنے والا آخری اور تعداد میں ساتواں شعری مجموعہ ہے جو ۱۹۸۰ء میں شائع ہوا۔ اس کا نام علامہ اقبال کے اس فارسی ہے:

نہ بہ جادہ قرارش، نہ بہ منزلے مقامش
دل من، مسافر من کہ خدا اش یار بادا

اکیاسی (۸۱) صفحات پر محیط پیش نظر اصل بیاض، فیض احمد فیض کی اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے جو عہد حاضر کے نامور شاعر اور دانش ور افتخار عارف کے ذریعے اشاعت کی غرض سے پبلشر کو پہنچائی گئی اور کتاب کی اشاعت کے بعد فیض صاحب کی زندگی میں ان کی شریک حیات محترمہ ایلس فیض کی اجازت سے جناب افتخار عارف نے اپنے پاس رکھ لی۔ اب یہ بیاض سنگ میل پبلی کیشنز کے زیر اہتمام فیض صدی کے ضمن میں ''کلام فیض بخط فیض'' کے نام سے اشاعت پذیر ہوئی ہے جو ۱۲۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ اصل بیاض صفحہ ۴۱ سے شروع ہو کر ۱۲۰ پر ختم ہوتی ہے۔ اصل بیاض کا عکس صفحہ اکتالیس (۴۱) سے آغاز ہوتا ہے۔ یہاں ایک بات علی الخصوص قابل ذکر ہے کہ پیش نظر مطبوعہ بیاض میں فیض

صاحب کے ہاتھ کی لکھی ہوئی صفحات شماری ختم کر دی گئی ہے حالاں کہ اصل بیاض میں صفحات کے نمبر واضح طور پر لکھے ہوئے موجود ہیں۔ یہاں ایک اور وضاحت بھی بے حد ضروری ہے کہ اصل بیاض میں صفحہ تین (۳) خالی ہے اور فیض صاحب نے اس پر تین (۳) درج بھی کیا ہے۔ بیاض کا آغاز صفحہ چار پر درج نظم ''دل من، مسافر من'' سے ہوتا ہے اور یوں ''کلام فیض، بخط فیض'' میں شامل بیاض کا ایک صفحہ کم ہو گیا ہے۔ پہلے صفحے پر فیض صاحب کے ہاتھ کا ''مرے دل مرے مسافر'' لکھا ہوا ہے۔

بیاض کے مطابق پہلے صفحے پر انتساب ابو عمار یاسر عرفات کے نام لکھا ہوا ہے اور اس صفحے پر حافظ کا یہ شعر درج ہے:

ناصحم گفت بجز غم چہ ہنر دارد عشق

بروائے خواجہ عاقل ہنرے بہتر ازیں

محترم و مکرم افتخار عارف صاحب کا کہنا ہے کہ فیض صاحب جب "مرے دل مرے مسافر" کی بیاض طباعت کی غرض سے ان کے حوالے کر چکے تو بعد ازاں اسی زمانے میں ایک روز ٹیلی فون پر انہیں یہ شعر لکھوایا:

صد چاک شدہ سینہ و صد پارہ شدہ دل

این بے خبراں جامہ دریدن نگزارند

ان کے خیال میں فیض صاحب کو بھروسہ تھا کہ مجھے شاعر کا نام معلوم ہوگا جب کہ میرے علم میں بھی نہ تھا کہ یہ شعر امیر خسرو کا ہے لہذا انتساب والے صفحے پر یہ شعر نہ دیا جا سکا۔

قبل اس کے کہ بیاض اور کلیات میں شامل "مرے دل مرے مسافر" کے متون کا تقابلی مطالعہ کیا جائے یہ بتانا ضروری ہے کہ "مرے دل مرے مسافر" کی اصل بیاض اکیاسی (۸۱) صفحات کو محیط ہے جب کہ مطبوعہ کلیات ''نسخہ ہائے وفا'' میں شامل یہ شعری مجموعہ اناسی (۷۹) صفحوں پر مشتمل ہے۔

پیش نظر اصل بیاض میں انیس (۱۹) اردو نظمیں، سات (۷) اردو غزلیں، تین (۳) اردو قطعات اور دو (۲) پنجابی نظمیں شامل ہیں جب کہ کلیات میں شامل "مرے دل مرے مسافر" انیس (۱۹) اردو نظموں، نو (۹) اردو غزلوں، دو (۲) اردو قطعات اور دو (۲) پنجابی نظموں کو محیط ہے۔

"مرے دل مرے مسافر" کی کتابت، پروف خوانی، نظر ثانی اور طباعت کے مراحل طے ہوتے ہوتے متن میں اکہتر (۷۱) تبدیلیاں در آئیں۔ ان میں سے بعض تبدیلیاں تو فیض صاحب نے مشاورت اور سوچ بچار کے بعد خود کیں مگر بعض از خود متن کا حصہ بن گئیں، جیسا کہ عام طور پر ہوتا ہے۔

○ بیاض میں شامل تین قطعات میں سے صرف ایک قطعہ مطبوعہ کلیات میں شامل کیا گیا ہے جب کہ باقی دو حذف کر کے ایک قطعہ نیا اضافہ کر دیا گیا ہے۔ نیا قطعہ کلیات ''نسخہ ہائے وفا'' میں یوں درج ہے:

اپنے انعام حسن کے بدلے

ہم تہی دامنوں سے کیا لینا

آج فرقت زدوں پہ لطف کرو
پھر کبھی صبر آزما لینا

○ اصل بیاض میں سات غزلیں شامل ہیں جب کہ دو کے اضافے کے ساتھ کلیات میں ان کی تعداد نو (۹) ہو گئی ہے۔ اضافی دو غزلیں یہ ہیں:

وہ بتوں نے ڈالے ہیں وسوسے کہ دلوں سے خوفِ خدا گیا
وہ پڑی ہیں روز قیامتیں کہ خیالِ روزِ جزا گیا
جو نفس تھا خارِ گلو بنا ، جو اٹھے تو ہاتھ لہو ہوئے
وہ نشاطِ آہِ سحر گئی ، وہ وقارِ دستِ دعا گیا
نہ وہ رنگ فصلِ بہار کا ، نہ روش وہ ابرِ بہار کی
جس ادا سے یار تھے آشنا ، وہ مزاجِ بادِ صبا گیا
جو طلب پہ عہدِ وفا کیا ، تو وہ آبروئے وفا گئی
سرِ عام جب ہوئے مدعی ، تو ثوابِ صدق و صفا گیا
ابھی بادبان کو تہ رکھو، ابھی مضطرب ہے رُخِ ہوا
کسی راستے میں ہے منتظر ،وہ سکوں جو آ کے چلا گیا

دوسری غزل ملاحظہ کیجیے:

ستم سکھلائے گا رسمِ وفا ایسے نہیں ہوتا
صنم دکھلائیں گے راہِ خدا ایسے نہیں ہوتا
گنو سب حسرتیں جو خوں ہوئی ہیں تن کے مقتل میں
مرے قاتل ! حسابِ خوں بہا ایسے نہیں ہوتا
جہانِ دل میں کام آتی ہیں، تدبیریں نہ تعزیریں
یہاں پیمانِ تسلیم و رضا ایسے نہیں ہوتا
ہر اک شب ہر گھڑی گزرے قیامت یوں تو ہوتا ہے
مگر ہر صبح ہو روزِ جزا ایسے نہیں ہوتا
رواں ہے نبضِ دوراں ، گردشوں میں آسماں سارے
جو تم کہتے ہو سب کچھ ہو چکا ، ایسے نہیں ہوتا

اکیاسی صفحات پر مشتمل اصل بیاض سے مطبوعہ کلیات میں شامل اناسی (۷۹) صفحات کے شعری مجموعے ''مرے دل مرے مسافر'' کے درمیان کا سفر طے ہوتے ہوتے متن میں کم و بیش اکہتر (۷۱) تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ان تبدیلیوں میں بعض تو فیض صاحب نے خود کیں۔ انھوں نے کہیں غزلیں اضافہ کیں، کہیں قطعے بڑھا دیے، کہیں قطعے کم کر دیے، کہیں غزلوں سے شعر نکال دیے، کہیں بڑھا دیے، کہیں مصرعے تبدیل کیے، کہیں بڑھا دیے، کہیں کم کر دیے، کہیں لفظ اور تراکیب تبدیل کیں اور کہیں کہیں کتابت کی غلطیوں کے سبب غلط اندراجات نے جگہ پائی ہے۔ اصل بیاض چوں کہ فیض صاحب کے اپنے ہاتھ کی لکھی ہوئی ہے اس لیے اس کی اہمیت اپنی جگہ مگر اتنی بڑی تعداد میں تبدیلیوں کے سبب اس کی اہمیت دو چند ہو گئی ہے۔ امید ہے فیض صاحب کے چاہنے والے اور علم و ادب کے شیدائی اس بیاض کا ایک بیش بہا تحفے کے طور پر خیر مقدم کریں گے۔

پیش نظر اصل بیاض

"مرے دل مرے مسافر" اور "نسخہ ہائے وفا" میں شامل "مرے دل مرے مسافر" کے متن کا موازنہ کرتے ہیں کہ نظر ثانی، کتابت، پروف خوانی اور طباعت کے مراحل سے گزر کر نظموں، غزلوں اور قطعات میں کیا کیا تبدیلیاں در آئی ہیں۔

- بیاض کے صفحہ چار (۴) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ تینتالیس (۴۳) پر موجود نظم "دل من، مسافر من" کے نویں مصرعے میں "پتہ" کلیات میں "پتا" ہو گیا ہے اور مصرع یوں چھپا ہوا ہے:

جو پتا تھا اپنے گھر کا

- بیاض کے صفحہ چھے (۶) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ انچاس (۴۹) پر موجود نظم "پھول مرجھا گئے سارے" میں کلیات کی اشاعت تک تین تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ دوسرا مصرع بیاض میں یوں ہے:

تھمتے نہیں آسماں کو آنسو

جب کہ کلیات میں مصرع یوں ہے:

تھمتے نہیں ہیں آسماں کے آنسو

اسی نظم کے چوتھے مصرعے میں لفظ "آ کے" آیا ہے جو کلیات میں آ کے ہو گیا ہے
نظم کے چھٹے مصرعے میں لفظ "پاگلیں" درج ہے جو کلیات میں "پائلیں" ہو گیا ہے۔

- بیاض کے صفحہ آٹھ (۸) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ اڑتالیس (۴۸) پر موجود نظم "کوئی عاشق کسی محبوبہ سے" میں صرف ایک تبدیلی ہوئی۔ اس نظم کا بارہواں مصرع بیاض میں یوں ہے:

کوئی مضموں نہ وفا کا نہ جفا کا ہو گا

جب کہ کلیات میں یہ مصرع ایسے ہے:

کوئی مضمون وفا کا نہ جفا کا ہو گا

- بیاض کے صفحہ گیارہ (۱۱) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ پچاس (۵۰) پر موجود غزل کے ایک

مصرعے میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ غزل کا ساتواں مصرع بیاض میں ایسے ہے:

صبا سایۂ شاخِ گل کے تلے

جب کہ کلیات میں مصرع یوں ہو گیا ہے:

پھر صبا سایۂ شاخِ گل کے تلے

اسی غزل کے آخر میں بیاض میں "ماسکو، ستمبر ۷۸ء" لکھا ہوا ہے جب کہ کلیات کے اندراج میں سے ستمبر حذف ہو گیا ہے۔

○ بیاض کے صفحہ پندرہ (۱۵) اور مطبوعہ بیاض ''کلامِ فیض بخطِ فیض'' کے صفحہ چون (۵۴) پر موجود غزل کے چھٹے مصرعے میں ایک تبدیلی ہوئی ہے۔ بیاض میں مصرع یوں ہے:

جب موسمِ گل ہر پھیرے میں آ آ کر دوبارہ گزرے تھا

کلیات میں مصرع یوں ہو گیا ہے:

جب موسمِ گل ہر پھیرے میں آ آ کے دوبارا گزرے تھا

○ بیاض کے صفحہ سترہ (۱۷) اور مطبوعہ بیاض ''کلامِ فیض بخطِ فیض'' کے صفحہ چھپن (۵۶) پر موجود غزل کلیات (مرے دل مرے مسافر) میں خاصی آگے چلی گئی ہے جب کہ بیسواں اور اکیسواں، دو مصرعے کلیات میں سے حذف ہو گئے ہیں۔ مصرعے یہ ہیں:

اُٹھے انا الحق کا نعرہ

جو میں بھی ہوں اور تم بھی ہو

ایسا لگتا ہے کہ اول الذکر مصرعے میں "اُٹھے" کے بعد "گا" کا لفظ سہواً اندراج سے رہ گیا تھا۔

○ بیاض کے صفحہ بیس (۲۰) اور مطبوعہ بیاض ''کلامِ فیض بخطِ فیض'' کے صفحہ اُنسٹھ (۵۹) پر موجود نظم "منظر" کے چھٹے مصرعے میں ایک تبدیلی کی گئی ہے۔ بیاض میں مصرع یوں ہے:

آپ بازی میں مصروف ہے ہر کوئی

کلیات میں مصرع یوں ہو گیا ہے:

ایک بازی میں مصروف ہے ہر کوئی

○ بیاض کے صفحہ چوبیس (۲۴) اور مطبوعہ بیاض ''کلامِ فیض بخطِ فیض'' کے صفحہ تریسٹھ (۶۳) پر موجود نظم "شاعر لوگ" کے اٹھارہویں اور انیسویں مصرعوں میں ایک ایک تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ بیاض میں مصرعے یوں ہیں:

خونچکاں دہر کا خونچکاں آئنہ

دکھ بھری خلق کا دکھ بھرا دل ہے ہم

کلیات میں مصرعے ایسے درج ہوئے ہیں:

خونچکاں دہر کا خونچکاں آئینہ

دکھ بھری خلق کا دکھ بھرا دل ہیں ہم

○ بیاض کے صفحہ پچیس (۲۵) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ چونسٹھ (۶۴) پر موجود نظم "شوپیں کا نغمہ بجتا ہے" کے دو مصرعوں میں تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ بیاض میں نظم کا پندرھواں مصرع یوں ہے:

وہ یاد میں تمہاری تھی، لپٹانے اپنی باہوں میں

کلیات میں مصرع ایسے ہو گیا ہے:

وہ یاد میں تمہاری تھی، لپٹائے اپنی باہوں میں

بیاض میں پچیسواں مصرع یوں ہے:

پھر جھرنے ناچے چھن چھن چھن چھن

کلیات میں تبدیل ہو کر یوں ہو گیا ہے:

پھر جھرنے ناچے چھن چھن چھن

○ بیاض کے صفحہ انتیس (۲۹) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ اڑسٹھ (۶۸) پر موجود غزل کے پہلے مصرعے میں لفظ راہ کے نیچے زیر ہے جیسے:

سہل یوں راہِ زندگی کی ہے

لیکن کلیات میں راہ بغیر زیر کے درج ہے۔

کلیات میں یہ غزل، بیاض میں صفحہ اکتیس (۳۱) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ستر (۷۰) پر درج "لاؤ تو قتل نامہ مرا" سے آگے رکھی گئی ہے۔

○ بیاض کے صفحہ اکتیس (۳۱) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ستر (۷۰) پر موجود نظم "لاؤ تو قتل نامہ مرا" میں کوئی تبدیلی نہیں کی گئی تاہم بیاض میں نظم کے آخر میں "تاشقند، اپریل ۷۹ء" درج ہے جو کلیات میں موجود نہیں۔ بیاض میں یہ نظم غزل "سہل یوں راہ زندگی کی ہے" سے آگے ہے مگر کلیات میں اسے غزل سے پہلے رکھا گیا ہے۔

○ بیاض کے صفحہ بتیس (۳۲) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ اکہتر (۷۱) پر درج نظم "تین آوازیں" کے دوسرے حصے "مظلوم" کا دوسرا مصرع یوں ہے:

صبح پھوٹی تو ہر اک درد کے ٹانکے ٹوٹے

کلیات میں لفظ "درد" "زخم" سے بدل دیا گیا ہے اور مصرع یوں ہو گیا ہے:

صبح پھوٹی تو ہر اک زخم کے ٹانکے ٹوٹے

اسی نظم کے تیسرے حصے "ندائے غیب" کا تیسرا مصرع یوں ہے:

اٹھے گا جب جم سرفروشاں

یہ مصرع کلیات میں ایسے درج ہوگیا ہے:

اٹھے کا جب جمع سرفروشاں

○ بیاض کے صفحہ سینتیس (۳۷) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ چھہتر (۷۶) پر موجود نظم "یہ ماتم وقت کی گھڑی ہے" کے دو مصرعوں میں تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ بیاض میں تیئسواں (۲۳) مصرع یوں ہے:

یہ وقت زنجیر روز شب کی

کلیات میں مصرع ایسے درج ہوا ہے:

یہ وقت زنجیر روز و شب کی

اس نظم کا چھتیسواں مصرع بیاض میں یوں ہے:

یہ چھوک ہے شیخ کی زباں کی

کلیات میں تبدیل ہو کر مصرع یوں ہوگیا ہے:

یہ مرحمت شیخ بدزباں کی

○ بیاض کے صفحہ بیالیس (۴۲) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ اکیاسی (۸۱) پر موجود نظم "ہم تو مجبور وفا ہیں" کا پہلا مصرع یوں ہے:

تجھ کو کتنوں کا لہو چاہیے اے وطن عزیز

کلیات میں وطن عزیز، ارض وطن سے تبدیل ہو کر مصرع یوں ہوگیا ہے:

تجھ کو کتنوں کا لہو چاہیے اے ارض وطن

اسی نظم کے آٹھویں مصرعے میں لفظ "شاہراہوں" تبدیل ہو کر شہ راہوں ہوگیا ہے۔ بیاض میں مصرع یوں ہے:

خواب کتنے تری شاہراہوں میں سنگسار ہوئے

کلیات میں مصرع یوں ہے:

خواب کتنے تری شہ راہوں میں سنگسار ہوئے

بیاض میں درج اسی نظم کے آخر میں "بیروت، نومبر ۷۹ء" لکھا ہوا ہے مگر کلیات میں سے اسے حذف کر دیا گیا ہے۔

○ بیاض میں صفحہ پینتالیس (۴۵) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ چوراسی (۸۴) پر موجود غزل کا پانچواں مصرع یوں ہے:

جو تمہاری مان لیں ناصحا، تو رہے گا دامن دل میں کیا

کلیات میں تو پر پیش کا اضافہ کر دیا گیا ہے اور مصرع یوں ہوگیا ہے:

جو تمہاری مانیں نا صحا تو رہے گا دامن دل میں کیا

○ بیاض کے صفحہ اڑتالیس (۴۸) اور مطبوعہ بیاض ''کلامِ فیض بخطِ فیض'' کے صفحہ ستاسی (۸۷) پر موجود نظم "پیرس" کے آخری مصرعے میں "شبستاں" کو "شبستان" سے بدل دیا گیا ہے۔ بیاض میں مصرع یوں ہے:

اپنے بے خواب شبستاں کی طرف جاتا ہوا

کلیات میں مصرع یوں ہو گیا ہے:

اپنے بے خواب شبستان کی طرف جاتا ہوا

○ بیاض کے صفحہ پچاس (۵۰) اور مطبوعہ بیاض ''کلامِ فیض بخطِ فیض'' کے صفحہ نواسی (۸۹) پر "قوالی" کے عنوان سے موجود نظم کے دو مصرعوں میں تبدیلیاں راہ پا گئی ہیں۔ بیاض میں پانچواں مصرع یوں ہے:

ہر اک جانب فضا میں پھر مچا کہرام ایا رہا

کلیات میں مصرع یوں ہو گیا ہے:

ہر اک جانب فضا میں پھر مچا کہرام ایا رب ہا

اسی نظم کا چھٹا مصرع بیاض میں یوں ہے:

اُمنڈ آئی کہیں سے پھر گھٹا وحشی زمانوں کی

کلیات میں یہ مصرع یوں درج ہوا ہے:

اُمڈ آئی کہیں سے پھر گھٹا وحشی زمانوں کی

○ بیاض کے صفحہ ترپن (۵۳) اور مطبوعہ بیاض ''کلامِ فیض بخطِ فیض'' کے صفحہ بانوے (۹۲) پر موجود نظم "کیا کریں" کا اٹھارہواں مصرع یوں ہے:

یہ بھی یا نہیں بتا

کلیات میں مصرع یوں ہو گیا ہے:

یہ ہے بھی یا نہیں بتا

○ بیاض کے صفحہ چھپن (۵۶) اور مطبوعہ بیاض ''کلامِ فیض بخطِ فیض'' کے صفحہ پچانوے (۹۵) پر موجود نظم "فلسطینی شہداء جو پردیس میں کام آئے" کا تیسرا مصرع یوں ہے:

تیری حرمت کے چراغوں کی لگن دل میں لئے

کلیات میں مصرع یوں ہو گیا ہے:

تری حرمت کے چراغوں کی لگن دل میں لئے

○ بیاض کے صفحہ اٹھاون (۵۸) اور مطبوعہ بیاض ''کلامِ فیض بخطِ فیض'' کے صفحہ ستانوے (۹۷) پر موجود نظم "فلسطینی

بچے کے لیے لوری" کا اٹھارہواں مصرع یوں ہے:

چندرماں دفنا کے گئے ہیں

کلیات میں یہ مصرع یوں چھپا ہے:

چندرماد فنا کے گئے ہیں

بیاض میں انیسویں سے اکیسویں مصرعے تک صورت کچھ یوں ہے:

مت رو بچے
گر تو روئے گا تو یہ سب
اور بھی تجھ کو رلوائیں گے

کلیات میں یہاں دو مصرعوں کا اضافہ ہو گیا ہے اور نظم کا یہ حصہ کچھ ایسے ہو گیا ہے:

مت رو بچے
امی، ابا، باجی، بھائی
چاند اور سورج
تو گر روئے گا تو یہ سب
اور بھی تجھ کو رلوائیں گے

اس حصے میں بیسواں مصرع بھی تبدیل ہو گیا ہے جیسا کہ اوپر دیے گئے مصرعوں کے تقابل سے ظاہر ہوتا ہے۔
یہاں یہ بتانا بھی ضروری معلوم ہوتا ہے کہ فیض صاحب نے بیسواں اور اکیسواں مصرع مکمل طور پر حذف کر دیا ہے اور ان کی جگہ ایک اور مصرع نیا لکھا ہے جو کلیات میں پھر تبدیل ہو گیا ہے۔
جب کہ بائیسواں مصرع بھی فیض صاحب نے آدھا کاٹ کر تبدیل کر دیا ہے۔

○ بیاض کے صفحہ اکسٹھ (۶۱) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ایک سو ایک (۱۰۱) پر موجود نظم "نذر حافظ" کا تیسرا مصرع یوں ہے:

فصل خزاں میں مشک بہاراں

کلیات میں یہ مصرع ایک لفظ کی تبدیلی کے بعد کچھ ایسے ہو گیا ہے:

فصل خزاں میں لطف بہاراں

بیاض کے صفحہ تریسٹھ (۶۳) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ایک سو تین (۱۰۳) پر دیا گیا قطعہ کلیات میں شامل نہیں کیا گیا، قطعہ یہ ہے:

وہ اک نشہ جو نشوں میں جوانی کی دین تھا

تا حق اسے شراب میں ہم ڈھونڈتے رہے
کیا جانے کس نے ایک دن جگمگ کیا خیال
ہر رات جس کو خواب میں ہم ڈھونڈتے رہے

○ بیاض کے صفحہ چونسٹھ (۶۴) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ایک سو پانچ (۱۰۵) پر دی گئی نظم "میرے ملنے والے" کا چودھواں مصرع یوں ہے:

نگاہ و دل کو خبر کہاں ہے

کلیات میں یہ مصرع یوں ہو گیا ہے:

نگاہ و دل کی خبر کہاں ہے

○ بیاض کے صفحہ چھیاسٹھ (۶۶) پر دی گئی نظم "گاؤں کی سڑک" کے آخری دو مصرعے یوں ہیں:

چنے گئے سب خار اس کی راہوں سے
مٹی گئی آخر برہنہ پائی کی

کلیات میں یہ دونوں مصرعے تبدیل ہو کر یوں ہو گئے ہیں:

چنے گئے ہیں سبھی خار اس کی راہوں کے
مٹی گئی ہے بالآخر برہنہ پائی کی

○ بیاض کے صفحہ اڑسٹھ (۶۸) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ایک سو سات (۱۰۷) پر دی گئی غزل کا پانچواں مصرع یوں ہے:

بستی میں بیدادگروں کی، پہلے کیا بیداد نہ تھی

کلیات میں مصرع یوں ہو گیا ہے:

پہلے بھی طواف شمع وفا تھی رسم محبت والوں کی

○ بیاض کے صفحہ انہتر (۶۹) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ایک سو آٹھ (۱۰۸) پر فیض صاحب نے غزل کے بعد غنی کاشمیری کا یہ شعر یوں درج کیا ہے:

غنی روز سیاہ پیر کنعاں را تماشا کن
کہ نور دیدہ اش روشن کند چشم زلیخا را

کلیات میں یہ شعر اسی غزل کے بعد پاورقی حاشیے میں درج تو کر دیا گیا ہے مگر غنی کاشمیری کا نام نہیں دیا گیا۔

○ بیاض کے صفحہ ستر (۷۰) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ایک سو نو (۱۰۹) سے ایک پنجابی نظم "ایک ترانہ پنجابی کسان کے لئے" آغاز ہوتی ہے جس کا پہلا مصرع یوں ہے:

اُٹھ اناں نو جنا

کلیات میں یہ مصرع یوں ہوگیا ہے:

اٹھ اناں نوں جنا

بیاض میں دوسرا، آٹھواں، پندرہواں، سترہواں، چوبیسواں اور ستائیسواں یعنی چھے مصرعے ایسے ہیں:

مردا کیوں جائیں

کلیات میں ایسے درج ہوگئے ہیں:

مردا کیوں جا ئیں

بیاض میں چھٹا، اکتیسواں اور تینتیسواں یعنی تین مصرعے یوں ہیں:

تے مردا کیوں جائیں

کلیات میں ایسے ہوگئے ہیں:

تے مردا کیوں جا ئیں

بیاض میں شامل آخری چار مصرعے کلیات میں شامل نہیں کیے گئے۔ مصرعے ملاحظہ کریں:

اُٹھ اناں نوں

اُٹھ اناں نوں

جنا

مردا کیوں جائیں

○ بیاض کے صفحہ پچھتر (۷۵) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ایک سو چودہ (۱۱۴) سے آغاز ہونے والی دوسری نظم "ایک نغمہ ناریکین وطن کے لیے" کا دوسرا، چوتھا اور دسواں یعنی تین مصرعے یوں ہیں:

ٹک روتھا ئیں اویار

کلیات میں ایسے چھپے ہیں:

ٹک رہو تھا ئیں اویار

بیاض میں پانچواں مصرع یوں ہے:

ہیر نوں چھوڑ گیوں رُٹھیڑے

کلیات میں رُٹھیڑے لفظ کی املا تبدیل ہوگئی اور مصرع یوں ہوگیا:

ہیر نوں چھوڑ گیوں رُٹھڑے

کلیات میں اس نظم کے چھٹے مصرعے کے بعد دو مصرعوں کا اضافہ ہوگیا ہے جو بیاض میں موجود نہیں۔ یہ دو مصرعے یہ ہیں:

کا تگ اڈاون باواں، بھیناں

تر لے پاون لکھ ہزاراں

بیاض میں اسی نظم کا ساتواں مصرع یوں درج ہے:

پنڈ وچ کنڈھی ٹور شریکاں

یہ مصرع کلیات میں املا کی دو تبدیلیوں کے بعد یوں درج ہوا ہے:

پنڈ وچ کنڈی ٹوہر شریکاں

بیاض میں گیارھواں مصرع یوں ہے:

روزی دیوے گا سائیں

کلیات میں یہ مصرع یوں درج ہوا ہے:

روزی دیوے گا سائیں اوپار

کلیات میں بارھواں مصرع ایسے درج ہے:

تک روتھا ئیں اوپار

لیکن بیاض میں یہ مصرع سرے سے موجود ہی نہیں۔

بیاض میں مذکورہ بالا نظم کا سترہواں مصرع یوں درج ہے:

ہاڑا کردیاں بچیاں رائیں اوپار

جب کہ کلیات میں "اوپار" کی کمی کے ساتھ مصرع ایسے ہو گیا ہے:

ہاڑا کردیاں بچیاں رائیں

- بیاض کے صفحہ اسی (۸۰) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ایک سو انیس (۱۱۹) پر درج غزل کلیات میں چند صفحات پیچھے موجود ہے۔
- بیاض کے صفحہ اکیاسی (۸۱) اور مطبوعہ بیاض ''کلام فیض بخط فیض'' کے صفحہ ایک سو بیس (۱۲۰) پر درج قطعہ کلیات میں شامل نہیں کیا گیا۔ قطعہ ملاحظہ کیجیے:

کچھ بھی ہو آئینۂ دل کو مصفا رکھئے

جو بھی گزرے مثل خسرو دوراں چلئے

امتحاں جب بھی ہو منظور جگر داروں کا

محفل یار میں ہمراہ رقیباں چلئے

کتابیات

۱۔ کلامِ فیض بخطِ فیض (مرے دل مرے مسافر۔اصل بیاض): امانت افتخار عارف؛ لاہور: سنگِ میل پبلی کیشنز: ۲۰۱۱ء۔

۲۔ نسخہ ہائے وفا (کلیات): فیض احمد فیض؛ لاہور: مکتبہ کاررواں؛ س ن۔

۳۔ اصل بیاض کا عکس (مخزونہ ڈاکٹر راشد حمید)